

کلامِ زائرہ

محترمہ مرضیہ شمس

کے نوجوں کا مجموعہ

پیش کش

ششی سنس

جوہری محلہ چوک لکھنؤ

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران آباد، چوک، لکھنؤ۔ ۳

کلامِ زائرہ

عرض ناشر

زیر نظر نوحوں کا مجموعہ خاندانِ اجتہاد کی شاعرہ محترمہ مرضیہ شمس صاحبہ ”زائرہ“ کا ہے جس میں موصوفہ کے ۲۱ عدد منتخب سلام شائع ہوئے ہیں۔ محترمہ مرضیہ شمس صاحبہ خاندانِ اجتہاد کے ممتاز عالم دین و ذاکر شام غریباں آیۃ اللہ سید کلب حسین صاحب طاب ثراہ کی صاحب زادی ہیں آپ نے تبلیغ دین کا ذریعہ شاعری کو بنایا اور اچھا خاصہ شعری کلام آپ کا اکٹھا ہو گیا، اور کیوں نہ ہو آپ کا تعلق ہندوستان کے ایسے معروف گھرانے سے ہے جس کی تقریباً ہر فرد کا مشغلہ لکھنا پڑھنا یا کسی نہ کسی طرح خدمت دین کرنا ہے۔

محترمہ زائرہ کے سلاموں کا یہ مجموعہ محرم کے عشرہ اول ہی میں نور ہدایت فاؤنڈیشن کو اشاعت کے لئے موصول ہوا تھا لیکن عزا کی مصروفیتوں کے باعث یہ مجموعہ اب صفر میں شائع ہو رہا ہے۔

نور ہدایت فاؤنڈیشن کی کتابی صورت میں یہ پندرہویں اشاعت ہے امید ہے کہ ہماری یہ خدمت بھی گذشتہ خدمتوں کی طرح ہماری عزت افزائی کا باعث ہوگی۔ مومنین و مومنات سے گزارش ہے کہ زیر نظر سلاموں کی شاعرہ کی طول عمر کی دعا فرمائیں تاکہ تادیر ان کی شاعری سے محبت اہلبیت کی گل افشانی ہوتی رہے۔

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جاسی
مدیر ماہنامہ ”شعاعِ عمل“ لکھنؤ

کلام زائرہ

سلسلہ اشاعت مؤسسہ نور ہدایت-۱۵

والد مرحوم مولانا کلب حسین طاب ثراہ

والدہ مرحومہ ہاشمیہ بیگم صاحبہ

بہادر مرحوم مولانا کلب عابد صاحب

شوہر مرحوم شمس الحسن تاج صاحب

اور میری جواں سال دختر مرحومہ سعیدہ نقوی

کے نام ایک بار سورہ حمد اور تین بار سورہ اخلاص

کی تلاوت فرمانے کی زحمت کریں

ملتصق

مرضیہ شمس

جوہری محلہ چوک لکھنؤ

کلام زائرہ

ایک زائرہ کی شاعری

خاندان پر فخر کرنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ کوئی اپنی بہادری اور شجاعت پر ناز کرتا ہے تو کوئی اپنے خاندان کے شہسواروں کے نام گنواتا ہے۔ کوئی اپنے اجداد کی دولت اور ثروت کا قصیدہ پڑھا کرتا ہے تو کوئی اپنے بزرگوں کی علمی و ادبی خدمات کا بکھان کرتا ہے۔ مگر خاندان اجتہاد سے وابستہ افراد کو یہ فخر رہا ہے کہ گزشتہ ڈھائی سو برسوں سے دنیا کے طول و عرض میں حسینیت کے فروغ اور اسلام کی نشر و اشاعت میں اس خاندان کے لوگ مسلسل سرگرم ہیں۔ کوئی منبر سے علم کی تبلیغ کر رہا ہے، کوئی کتابیں تحریر کر کے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھا رہا ہے، کوئی شاعری کے ذریعہ مدح محمد و آل محمد کے گلستاں میں نئے پھول کھلا رہا ہے۔ اسلام اور حسینیت کی خدمت کے اس جذبے کے پیچھے خاندان اجتہاد کی ان ماؤں کا اہم رول ہے جو اپنی اولادوں سے یہی کہتی رہتی ہیں کہ ”دیکھو اگر حسینیت کی خدمت میں ذرا بھی کوتاہی کی تو قیامت کے دن شیر نہیں بخشوں گی....“

ہماری والدہ محترمہ مرضیہ شمشی بھی خاندان اجتہاد کی ان سرگرم ماؤں میں سے ایک ہیں جنہوں نے عزاداری امام حسین کی خدمت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارا۔ عزاداری کے جلوسوں کی بحالی میں لکھنؤ کی خواتین نے جو رول ادا کیا اس میں ہماری والدہ نے مثالی کردار نبھایا۔

ہماری والدہ ہندوستان کے جدید عالم دین ذاکر شام غریباں مولانا کلب حسین مرحوم کی منجھلی صاحبزادی ہیں۔ اور دو نامور علماء مولانا کلب عابد صاحب مرحوم اور مولانا کلب صادق صاحب کی بہن ہیں۔ دینی رہنما مولانا کلب جواد نقوی ان کے بھتیجے اور پاکستان کے مشہور و معروف عالم دین علامہ حسن ظفر نقوی ان کے بھانجے ہیں۔ ہماری والدہ کو یہ افتخار بھی ملا کہ ان کی ولادت کربلا معلیٰ میں ہوئی اور ان کا ایک نام کربلائی بیگم بھی پڑا۔ ان کو خطیب اکبر لسان الشعراء

مولانا سید اولاد حسین شاعر کی منجھلی بہو بننے کا شرف ملا۔ ان کی تعلیم و تربیت گھر میں ہی ہوئی کلام پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اردو کی تعلیم بھی گھر پر ہی حاصل کی۔ اس زمانے میں لڑکیوں کے لئے اسکول نہیں تھے اس لئے کوئی دوسری زبان سیکھنا ممکن نہیں تھا لیکن بعد میں انہوں نے اپنی محنت اور شوق سے ہندی اور انگریزی پڑھنا بھی سیکھ لی۔ تعلیم میں ان کو ہمیشہ سے گہری دلچسپی رہی ہے۔ اپنی تمام لڑکیوں اور لڑکوں کو انہوں نے اعلیٰ تعلیم دلوانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے ماشاء اللہ گیارہ اولادوں کی پرورش کی اور ان کی ہی دعاؤں، محنت اور مشقت کے شجر سایہ دار کے تلے ہم سب سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ہماری والدہ ڈریس ڈیزائننگ اور جیولری ڈیزائننگ میں خدا داد صلاحیتوں کی مالک ہیں کہ ان کے اس ہنر کی وجہ سے ہمارے والد جناب شمس الحسن تاج کی گڑیا سازی کی صنعت اک زمانے میں خوب چلی۔ شعر فہمی اور شعر خوانی میں دلچسپی ان کو ہمیشہ سے ہے۔ ہم لوگ بچپن میں اگر کبھی ان کے سامنے ناموزوں شعر پڑھتے تو وہ فوراً ٹوک دیتی تھیں مگر خود شعر نہیں کہتی تھیں۔ انہوں نے مدح محمد و آل محمد کا سلسلہ کربلا کی زیارت کے بعد سے شروع کیا۔ اپنے کلام میں انہوں نے لکھنؤ کی آسان زبان اختیار کی۔ انہوں نے فنی باریکیوں اور ادبی تقاضوں پر دھیان دینے کے بجائے اپنے جذبات کی سادگی کو برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ اشعار وہ عوام کے لئے نہیں ممدوح کو سنانے کے لئے کہتی ہیں۔

میں اپنے نوے سناتی ہوں اپنے مولا کو

اسی طرح مرے دل کو قرار آتا ہے

ہماری ایک بہن سعیدہ نقوی کا عین عالم شباب میں انتقال ہو گیا تھا لیکن ہماری والدہ کے کلام میں اولاد کی موت کا درد نہیں صرف کربلا والوں کا غم نثر آتا ہے۔ امید ہے مومنین کو ان کے نوے پسند آئیں گے۔

شکیل شمشی

(۱)

جاتے ہیں شہ مدینے سے رنج و الم کے ساتھ
انصار و اقربا بھی ہیں شہ ام کے ساتھ

ہے ابتدا عزائے حسینی کی آج سے

لگلا ہے چاند ماہ محرم کا غم کے ساتھ

ماتم کے ساتھ حد ادب کا رہے خیال

زہراً بھی ہیں شریک عزا اہل غم کے ساتھ

پڑھئے نماز اگر ہے محبت حسین کی

مجلس بھی شہ کی کیجئے جاہ و حشم کے ساتھ

آتا ہے سر جھکائے ہوئے نزد شہ دین

حر کی خطائیں بخش دیں لطف و کرم کے ساتھ

عباس با وفا نے نہ چھوڑا نشان فوج

گھوڑے سے خاک پر گرے مشک و علم کے ساتھ

عباس کی وفاؤں کا جذبہ لئے ہوئے

اب تک بندھی ہے مشک سیکڑے علم کے ساتھ

کلام زائرہ

بھائی سے وقت نزع یہ عباس نے کہا

لے جائیے نہ خیمے میں لاشہ علم کے ساتھ

میں شرمسار اپنی بھتیجی سے ہوں بہت

شکوہ کرے گی اپنے چچا سے وہ غم کے ساتھ

انصار شاہ سامنے تیروں کے ہیں کھڑے

یہ آخری نماز ہے شہ ام کے ساتھ

اکبر کی لاش خیمہ میں لائے ہیں شہ دین

سر پینتی ہیں بیبیاں شاہ ام کے ساتھ

مقتل سے جا رہا ہے اسیروں کا قافلہ

سجاڈ پا پیادہ ہیں اہل حرم کے ساتھ

جکڑی ہوئی رسن میں ہیں زہراً کی بیبیاں

چھینی عدو نے چادریں ظلم و ستم کے ساتھ

روضہ پہ اپنے پھر مجھے مولا بلائیے

سن لیجئے دعا مری درد و الم کے ساتھ



کلام زائرہ

(۲)

کارواں آل نبی کا نہ کسی جا ٹھہرا
 کربلا میں شہِ مظلوم کا کبدا ٹھہرا
 خواہش حضرت عباسؑ کی خاطر رن میں
 قافلہ شاہِ حدیٰ کا لب دریا ٹھہرا
 شام کی فوج نے ہٹوا دیئے خیمے آکر
 جلتی ریتی پہ محمدؐ کا نواسا ٹھہرا
 آئے میدان میں پرچم لئے حیدر کی طرح
 شانِ عباسؑ جو دیکھی تو زمانا ٹھہرا
 فوج گھبرا گئی دیکھا جو جلالِ عباسؑ
 کوئی اسوار نہ ٹھہرا نہ پیادا ٹھہرا
 فوج اعدا کو بھگا کر سوائے ساحل پہنچے
 رعبِ عباسؑ سے بہتا ہوا دریا ٹھہرا
 مشکِ عباسؑ لئے آتے ہیں خیمہ کی طرف
 چند لحوں کو دلِ سرور والا ٹھہرا

کلامِ ذرہ

روز عاشور ادھر گونجی ہے گلنِ مین کی صدا
 اس طرف خیمہ میں بے شیر کا جھولا ٹھہرا
 مسکرانے لگے اصغرؑ جو پڑا تیر ستم
 دیکھ کر جرأت بے شیر زمانا ٹھہرا
 تیر اصغرؑ کے گلے پر جو لگا تھا رن میں
 ہائے تیروں پہ تن سید والا ٹھہرا
 باپ کو یاد کیا کرتی تھی ہر دم بیٹی
 ہجر شہ میں نہ دلِ فاطمہؑ صغرا ٹھہرا
 زائرہ شوقِ زیارت میں جو دل تھا مضطر
 دیکھ کر روضہ شہِ قلب ہمارا ٹھہرا



ماہنامہ "شعاعِ گل" (ہندی وارڈو)

زیرِ سرپرستی:

قائد ملت جید الاسلام مولانا سلیم مولانا سید کلب جوامتوی صاحب قبلہ

معیر مسئول: مولانا سید مصطفیٰ حسین نقوی سیف جاسی

زر سالانہ - 200/-

شائقین کرام ادارہ سے رابطہ قائم کریں

پورہایت، قادیان، امام ہائر فرائن آب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، کھنڈو-۳

فون: 0522-2252230، 0522-08335276

کلامِ ذرہ

کچھ اس طرح جلائے ہیں خمیے حسین کے
پھیلا ہوا ہے حد نظر تک دھواں دھواں

مسند بچھا کے مادر قاسم نے دی صدا
دولھا کی لاش لاکے لٹاؤ یہاں یہاں



نیشانہ راہ - قیمت: 45/-

لے خک - مولانا سہو حسن جفر نکوی

آلمدارے کربلا - قیمت: 40/-

لے خک - جنااب شکیل حسن شامسی

اسرائیل کا آتاکواد - قیمت: 50/-

لے خک - جنااب شکیل حسن شامسی

پرکاشک

نورے ہدایات فاؤنڈیشن

امامباڈا گفرانمآب، چوک، لخنؤ-3

فون: 0522-2252230 موبائل: 09335276180

کلام زائرہ

(۳)

فرش عزائے شاہ بچھا ہے جہاں جہاں
آتی ہے روح فاطمہ زہرا وہاں وہاں

قربانی حسین نہ دنیا مٹا سکی

ہوتا ہے آج شاة کا ماتم کہاں کہاں

یہ عزم اور یہ حوصلہ مولا کی ہے عطا

اب بھی حسینیت پہ فدا ہے جواں جواں

شرمندہ اتا حضرت عباس سے ہوا

تربت کے ارد گرد ہے دریا رواں دواں

ٹکرا کے چور ہو گیا عزم حسین سے

قصر یزیدیت کا مٹا ہے نشاں نشاں

وہ خاک خاک پاک میں تبدیل ہو گئی

پائے حسین رن میں پڑے ہیں جہاں جہاں

لاش پسر کے پاس پہنچ کر یہ بولے شاہ

تم کو نہ ڈھونڈھا اے علی اکبر کہاں کہاں

کلام زائرہ

(۴)

اے شہ کرب و بلا سر کو کٹایا آپ نے
 دیں کی خاطر کربلا میں گھر لٹایا آپ نے
 اے حسین ابن علی اے جان محبوب خدا
 جان دے کر دین احمد کو بچایا آپ نے
 ماں اگر ہیں فخر مریم باپ فخر انبیاء
 خود ہیں سردار جتاں رتبہ یہ پایا آپ نے
 ہر قدم پر یا علی مشکل کشا کا نام تھا
 نوجواں بیٹے کا جب لاشہ اٹھایا آپ نے
 ناتوانی میں نہ جب لاشہ پسر کا اٹھ سکا
 رن میں تہا تھے تو بچوں کو بلایا آپ نے
 صبر ایوبی ہو صدقہ آپ پر مولا مرے
 غم جوانا مرگ کا دل پر اٹھایا آپ نے
 ہجر سرور میں یہ نالہ فاطمہ صغرا کا تھا
 میرے بابا کون سا جنگل بسایا آپ نے

کلام زائرہ

کیوں نہیں آئے مجھے لینے کو ہم مشکل نبی
 ناتواں بیٹی کو کیوں دل سے بھلایا آپ نے
 اپنا گلشن کربلا میں کر دیا نذر خزاں
 دین احمد کا نیا گلشن بنایا آپ نے
 وقت ذبح شاہ کوئی بھی نہ تھا یا فاطمہ
 اپنے بیٹے کو کلیجے سے لگایا آپ نے
 آپ کے لطف و کرم پر زائرہ کی جاں فدا
 اپنے روضہ پر مرے مولا بلایا آپ نے



صہبونی دہشت گردی (اردو) قیمت: 50/-

اسرائیل کا آنکھ واد (ہندی) قیمت: 50/-

تصنیف: جناب شکیل حسن شمس

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفران آباد، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ-۳

فون: 09335276180/0522-2252230

کلام زائرہ

(۵)

سارے عالم میں ہے اک حشر پیا آج کی رات
 شہ کے ماتم میں ہیں سب اہل عزا آج کی رات
 اک اداسی درو دیوار پہ ہے چھائی ہوئی
 تعزیر خانوں میں ہے غم کی فضا آج کی رات
 دشت پر ہول میں ہر سمت سے آتی ہی رہی
 شہ کے خیموں سے نمازوں کی صدا آج کی رات
 نور ہی نور تھا پھیلا ہوا ہر خیمے میں
 رب کی ہوتی ہی رہی حمد و ثنا آج کی رات
 ایک نے بھی مرے مولا کا نہ دامن چھوڑا
 کیا تھا اصحاب کا انداز وفا آج کی رات
 آج کچھ اور ہی حسن علی اکبر دیکھا
 نظر بد کی پڑھی ماں نے دعا آج کی رات
 زلفیں یوں رخ پہ ہیں ہو چاند پہ جیسے ہالہ
 کیا قیامت ہے جوانی کی ادا آج کی رات

کلام زائرہ

رات بھر گود میں مادر کی نہ سویا اصغر
 شوق نصرت میں تڑپتا ہی رہا آج کی رات
 دشت غربت میں اجڑ جائے گا کل میرا چمن
 آتی ہے فاطمہ زہرا کی صدا آج کی رات



دینی کتابوں کا اہم مرکز

مومنین کرام سے گزارش ہے کہ مذہبی اور ادبی کتابیں نیز ذاکری کے لئے ضروری کتابیں، بہترین مجلسوں کے مجموعے خصوصاً سید العلماء مولانا علی نقی، مولانا کلب عابد، ڈاکٹر مولانا کلب صادق اور قائد ملت مولانا کلب جواد صاحبان کے مجموعہ تقاریر مناسب قیمت پر حاصل فرمائیں ساتھ ہی ہندی، اردو میں پانچ سال سے شائع ہونے والے، ماہنامہ ”شعاع عمل“ کا دو سو روپے سالانہ فیس دے کر جلد سے جلد ممبر بنیں۔

نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفر انما ب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔ ۳

فون: 09335275180/0522-2252230

E-mail: noorehidayat@yahoo.com

noorehidayat@gmail.com

کلام زائرہ

(۶)

لے جائیں گے جنت میں عزادار کے آنسو
بخشش کا وسیلہ ہیں گنہگار کے آنسو
بازاروں میں بے پردہ پھری آل محمدؐ
گھٹ گھٹ کے رہے قافلہ سالار کے آنسو
لاشوں کو جو دیکھا تو کیا شکر کا سجدہ
ہرگز نہ بہے زینب غمخوار کے آنسو
تر کرتے ہیں رن میں علی اصغر کی لحد کو
پانی کے عوض سید ابرار کے آنسو
بے غسل و کفن دیکھے شہیدوں کے جو لاشے
پھر رک نہ سکے عابد پیار کے آنسو
جب سٹک سیکینہ پہ پڑا تیر ستم کا
شامل ہوئے پانی میں علمدار کے آنسو
اک حشر سا ہو جاتا پیا ارض و سما میں
بہہ جاتے اگر غلڈ کے سردار کے آنسو

کلام زائرہ

ناوک جو پڑا ہنسنے لگا ننھا سا بچہ
دیکھے نہ گئے سید ابرار کے آنسو
سر کٹ گیا پامال ہوا شاہ کا لاشہ
دیتے ہیں خبر اسپ وفادار کے آنسو
رومال میں زہرا کے جگہ مل گئی ان کو
تقدیر پہ نازاں ہیں عزادار کے آنسو
اے زائرہ مولا کا جو چہرہ نظر آیا
جاری ہوئے تربت میں گنہگار کے آنسو



سید العلماء سید علی نقی نقوی کے متعلق معلومات

سید العلماء کی حیات و آثار کے متعلق تحقیقی و تدوینی کام مؤسسہ نور ہدایت،
امام باڑہ غفران مآب میں ہو رہا ہے۔ لہذا موصوف کے حلقہ مقربت و عقیدت سے
درخواست ہے کہ اس تعلق سے جو بھی مناسب مواد مثلاً یادداشتیں، گفتگو، مجلسی نکات نیز
خطوط و مضامین، ویڈیو یا آڈیو کیسیٹ اور سی ڈی وغیرہ ہوں عنایت فرمادیں۔ عین
نوازش ہوگی۔ یہ سب استفادہ کے بعد انشاء اللہ بصد شکر یہ واپس کر دیئے جائیں گے۔

کلام زائرہ

(۷)

ہوئے قتل رن میں سرور تو اک حشر سا پاپا ہے
 کیا پائمال لاشہ یہ ستم کی انتہا ہے
 یہ پکاریں رو کے زینب کوئی بھائی کو بچالے
 جسے چومتے تھے نانا تہ تیغ وہ گلا ہے
 کہاں راہ شام و کوفہ کہاں بیٹیاں علی کی
 کرے کون آکے پردہ کھلے سر یہ قافلہ ہے
 نہیں کوئی کیا مسلمان جو خبر لے بے وطن کی
 ہے جو خاک و خون میں غلطاں یہ نبی کا لاڈلا ہے
 پس قتل شاہ والا ہوئے سب اسیر اعدا
 کہیں بے کفن مسافر کہیں آل مصطفیٰ ہے
 نہ کسی سے کوئی شکوہ تھا زباں پہ ذکر خالق
 شہ دیں نے راہ حق میں بھر اکھر لٹا دیا ہے
 یہ تڑپ کے بولیں صفرا چلے جب وطن سے سرور
 مجھے چھوڑ کر اکیلا کہاں کارواں چلا ہے

کلام زائرہ

کہا زینب حزیں نے ارے کون سا یہ بن ہے
 کہا خاک نے یہ اڑ کر یہ زمین کربلا ہے
 مرا شیر خوار بچہ یہ ہے تین دن سے پیاسا
 کوئی دے دے اس کو پانی شہ دیں کی یہ صدا ہے
 یہ رباب بولیں رو کر رہے خیر یا الہی
 سوئے دشت دشمنوں میں مرا بے زباں گیا ہے
 وہاں حلق بے زباں پر پڑا تیر حرمہ ہے
 کسی غم نصیب ماں کا یہاں دل ٹپ گیا ہے
 گرے جب زمیں پہ اکبر تو پکارے شاہ والا
 کوئی راستہ بتا دے مرا دلربا کہاں ہے
 نہیں خواہش ستائش کہ یہ نذر شاہ دیں ہے
 ہوں قبول میرے نوے یہ دعائے زائرہ ہے



کلام زائرہ

(۸)

کہتے ہیں جو حسینؑ پہ رونا فضول ہے
واقف نہیں رسولؐ سے یہ ان کی بھول ہے
ثابت ہے خود رسولؐ بھی روئے حسینؑ کو
کرتے ہیں پیروی یہ ہی اپنا اصول ہے
مجھ سے مرا حسینؑ ہے میں ہوں حسینؑ سے
واقف ہیں اہل علم یہ قول رسولؐ ہے
جس قلب میں محبت آل نبیؑ نہ ہو
باغ جناں کی اس کو تمنا فضول ہے
بیعت کا تھا مطالبہ وہ بھی حسینؑ سے
ن لے یزید نخس کہ یہ تیری بھول ہے
یارب بقائے دین محمدؐ کے واسطے
بولے حسینؑ مجھ کو شہادت قبول ہے
سبٹ نبیؑ کو کند چھری سے نہ کر حلال
اے شمر رحم کر کہ یہ جان بتولؑ ہے

کلام زائرہ

جاں دے کہ ہمہ نے دین الہی بچا لیا
باقی جہاں میں آج فروع و اصول ہے
دنیا تبسم علی اصغرؑ پہ ہو نثار
کتنا حسینؑ یہ گلشن زہراً کا پھول ہے
باقی رہے جہاں میں عزاداری حسینؑ
اے زائرہ یہ خواہش بنت رسولؐ ہے



امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰؑ کی زندگی پر انوکھی کتاب

انسان اعظم (اردو)

قیمت: -/100

تصنیف: حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد طاب ثراہ

ناشر: نورہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفر انما ب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، بکنو-۳

فون: 09335276180/0522-2252230

کلام زائرہ

رکنا خیال اصغر ناداں کا اے زمیں
 بچے کی میرے قبر میں یہ پہلی شام ہے
 آتا ہے کربلا سے اسیروں کا قافلہ
 جشن خوشی مناؤ یہ اعلان عام ہے
 ہے یادگار حضرت عباسؑ با وفا
 مشک و علم بھی قابل صد احترام ہے
 آسان ہوگی نزع کی تکلیف زائرہ
 مشکل کشا علیؑ کا مرے لب پہ نام ہے



انتخابی تقاریر کا مجموعہ

امیر مختارؒ (اردو) قیمت: -/120

تصنیف: مولانا سید حسن ظفر نقوی، کراچی

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفرانمآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ-۳

فون: 09335276180/0522-2252230

کلام زائرہ

(۹)

ہر دل میں عشق سرور عالی مقام ہے
 شاہ ائمؑ پہ اہل عزا کا سلام ہے
 دامن نہ حق کا چھوڑنا باطل کے خوف سے
 یہ مقصد حسین علیہ السلام ہے
 جب تک درود بھیجیں نہ آل رسولؑ پر
 دنیا میں ایک سانس بھی لینا حرام ہے
 آتا ہے حق کی سمت وہ باطل کو چھوڑ کر
 بیٹا ہے اور ساتھ میں حر کا غلام ہے
 رن میں نثار ہو چکے انصار و اقربا
 نرغہ میں ظالموں کے شہ تشنہ کام ہے
 اصغرؑ نے مسکرا کے زمانہ پلٹ دیا
 ہلچل ہے، اضطراب میں اب فوج شام ہے
 اصغرؑ کی قبر ڈھونڈ کے فرماتی ہیں ربابؑ
 سویا ہوا لہ میں مرا تشنہ کام ہے

کلام زائرہ

(۱۰)

شبیر کا اب کوئی نہیں مونس و یاور
 سب قتل ہوئے اکبر و عباس دلاور
 ہے کوئی جو نصرت کو مری دشت میں آئے
 یہ عصر کے ہنگام صدا دیتے ہیں سروڑ
 مقتل میں شہیدوں کے تڑپنے لگے لاشے
 هل من کی صدا سن کے گرے جھولے سے اصغر
 آواز بکا سن کے جو شہ خیمہ میں آئے
 دیکھا کہ تڑپتے ہیں زمیں پر علی اصغر
 بابا کو جو دیکھا تو قرار آگیا ان کو
 بس آگئے شبیر کی گودی میں ہمک کر
 جلدی مجھے لے جائے میدان ستم میں
 نظروں سے کہا باپ کے سینے سے لپٹ کر
 آغوش میں ماں کی نہ قرار آئے گا مجھ کو
 اب چین مجھے آئے گا بس تیر کو کھا کر

کلام زائرہ

لے جائیں گے جس وقت اسیروں کو سوئے شام
 کس طرح مجھے گود میں لے گی مری مادر
 اک تیر لگا دشت میں جب ننھے گلے پر
 بس ہو گیا خاموش وہ بابا سے لپٹ کر
 تربت میں قرار آئے گا کس طرح سے بیٹا
 کہتی ہے یہ ماں قبر پہ بے شیر کی رو کر
 جاتے ہیں اسیران ستم کر ب و بلا سے
 تنہا تمہیں کس طرح سے چھوڑیں علی اصغر
 اب رخصت آخر ہے خدا حافظ و ناصر
 اللہ نگہاں ہے تمہارا مرے اصغر
 اس وادی پر ہول میں ڈرنا نہ مری جاں
 دادی تمہیں لے جائیں گی فردوس سے آکر
 اے زائرہ پھر روضہ شبیر پہ جاؤں
 مولا سے دعا کرتی ہوں ہر بار تڑپ کر



کلام زائرہ

(II)

جسے شبیر کی الفت ملی ہے
 تو دنیا میں اسے پھر کیا کمی ہے
 اگر دل میں نہ غم ہو شامہ دیں کا
 تو پھر یہ زندگی کس کام کی ہے
 چلا واں حملہ کا تیر رن سے
 یہاں اصغر کے ہونٹوں پر ہنسی ہے
 علی اصغر کو ماں کس طرح بھولے
 ابھی تو گود میں خوشبو بسی ہے
 کلائی میں رن اور کاک سر پر
 دلہن عاشور کو کیسی سچی ہے
 سناں پر راہ میں دولہا کا سر ہے
 دلہن بھی قید ہو کر جا رہی ہے
 وہ تڑپا لاشہ عباس رن میں
 سر زینب سے یاں چادر چھنی ہے
 نکالیں کس طرح سے شامہ والا
 دل اکبر میں برچھی کی انی ہے

کلام زائرہ

برہنہ سر نکل آئیں ہیں زینب
 چھری بھائی کی گردن پر چلی ہے
 وہ شہ کا ہوتا ہے پامال لاشہ
 زمیں کرب و بلا کی کانپتی ہے
 پتہ بتلا دے اے شام غریباں
 سیکنہ شاہ دیں کو ڈھونڈتی ہے
 ادھر عریاں شہیدوں کے ہیں لاشہ
 برہنہ سر ادھر آل نبی ہے
 دکھایا روضہ شبیر مجھ کو
 مری قسمت پہ نازاں زندگی ہے
 قریب روضہ سرور پہنچ کر
 خوشی دل میں ہے آنکھوں میں نمی ہے
 یہاں سر کو جھکاتے ہیں ملک بھی
 یہ دربار حسین ابن علی ہے
 خدا مشکل مری آساں کرے گا
 زباں پہ مرتے دم ناد علی ہے
 رہوں گی زائرہ آرام سے میں
 در شہ پر نری تربت نبی ہے



کلام زائرہ

(۱۲)

خنجر گلے پہ شام کے مقتل میں چل گیا
 ہمشیر دیکھتی رہی اور دم نکل گیا
 پانی پلانے لائے جو اصغر کو شاہ دیں
 ننھے گلے کو توڑ کے ناک نکل گیا
 کڑیل جواں تڑپتا رہا ریگ گرم پر
 شبیر دیکھتے رہے اور دم نکل گیا
 ننھے گلے پہ تیر پڑا آگنی ہنسی
 بچہ پدر کے ہاتھوں پہ کروٹ بدل گیا
 آب فرات اچھلنے لگا آئی آندھیاں
 بعد حسین رن میں زمانہ بدل گیا
 قاسم کو اذن جنگ جو شبیر سے ملا
 جو تھا ہجوم یاس میں وہ دل بہل گیا
 دیکھوں اگر میں جلوہ گہ سبط مصطفیٰ
 یہ سمجھو زائرہ کا مقدر بدل گیا

کلام زائرہ

(۱۳)

مثل شبیر کوئی آئے یہ ناممکن ہے
 لاش بیٹے کی اٹھا لائے یہ ناممکن ہے
 زلزلے آئیں ہلے عرش خدا ممکن ہے
 دل شبیر لرز جائے یہ ناممکن ہے
 تاج مغرور گرے خاک پہ ممکن ہے مگر
 فرق شبیر کا جھک جائے یہ ناممکن ہے
 مشک تو نہر سے عباس نے بھر لی ہے مگر
 پانی خیموں میں پہنچ جائے یہ ناممکن ہے
 غیظ میں تیغ اٹھالی ہے مرے مولاً نے
 اب کوئی سامنے آجائے یہ ناممکن ہے
 قتل شبیر ہوئے اہل حرم لٹتے ہیں
 بچے امداد کوئی آئے یہ ناممکن ہے
 ننگے سر آل نبی شام کے دربار میں ہیں
 ایک چادر کوئی دلوائے یہ ناممکن ہے

کلام زائرہ

راہ میں خلبے سناقی ہے علی کی بیٹی
 اتنی جرات کوئی دکھلائے یہ ناممکن ہے
 شام میں قصر یزیدی کو ہلا ڈالا ہے
 سر دربار وہ ڈرجائے یہ ناممکن ہے
 اپنے بے شیر کو میدان میں شہ لائے ہیں
 کوئی بچے پہ ترس کھائے یہ ناممکن ہے
 بولیں ماں قبر میں اصغر مرا گھبرائے گا
 اب مرا قلب سکوں پائے یہ ناممکن ہے
 اس کو گہوارۂ تربت میں نہ نیند آئے گی
 چھٹ کے مادر سے وہ سو جائے یہ ناممکن ہے
 جس کے بیٹے نے کلیجے پہ سناں کھائی ہو
 ایسی مادر کو قرار آئے یہ ناممکن ہے
 کتنے ہی ظلم و ستم سید سجاد پہ ہوں
 لب پہ شکوہ کوئی آجائے یہ ناممکن ہے
 لاش پر عوں و محمد کی نہ روئیں زینب
 صبر ایسا کوئی دکھلائے یہ ناممکن ہے

کلام زائرہ

ہجر سروڑ میں تڑپتی ہیں سیکنڈ ہر دم
 دل مضطر کوئی بہلائے یہ ناممکن ہے
 تاقیامت یہ عزاداری سروڑ ہو گی
 تذکرہ شہا کا مٹ جائے یہ ناممکن ہے
 میں نے مولاً کے ویلے سے دعا مانگی ہے
 التجا رد مری ہو جائے یہ ناممکن ہے
 زائرہ آئیں گے جب تک نہ سرہانے حیدر
 جسم سے جان نکل جائے یہ ناممکن ہے



تاشیر عزا

خاندان اجتہاد کی خواتین شاعرات کے نوحوں کا مجموعہ

جلدی منظر عام پر آ رہا ہے

مرتبہ محترمہ مرضیہ شمس زائرہ صاحبہ، جوہری محلہ لکھنؤ

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفران آباد، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ-۳

فون: 09335276180/0522-2252230

کلام زائرہ

(۱۴)

گلے پر شاہ کے جب شمر کا خنجر رواں ہوگا
زمیں مقتل کی کانپے گی لرزتا آسماں ہوگا

گلے میں طوق آہن لڑکھڑاتے پاؤں میں بیڑی
اسیر ظلم اعدا اک ضعیف و ناتواں ہوگا

روانہ ہو چکا ہے وارثوں کا قافلہ رن سے
اکیلے بے کفن لاشوں پہ روتا آسماں ہوگا

خبر لے کون آکر بیبیوں کی بعد شہ رن میں
دلا سہ دینے والا جلتے نیموں کا دھواں ہوگا

کسے معلوم تھا پانی کے بدلے دشت غربت میں
ستم کا تیر ہوگا اور گلوئے بے زباں ہوگا

شب عاشور جھولے کو جھلا کر ماں یہ کہتی تھی
علی اصغر بھی کیا کل میری نظروں سے نہاں ہوگا

سکینہ شام کے زنداں میں رو کر ماں سے کہتی تھی
اندھیری رات ہے اماں مرا اصغر کہاں ہوگا

کلام زائرہ

طلب پانی کرے گا ایک بچہ اس طرح رن میں
تڑپ جائے گا دشمن ایسا انداز بیاں ہوگا

اسیروں کے رن میں ہاتھ ہیں سر پر نہیں چادر
دیار شام میں سجاد میر کارواں ہوگا

گناہوں سے نہ ڈرائے زائرہ مولا کے صدقہ میں
مرا اللہ بعد مرگ مجھ پر مہرباں ہوگا



تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد

- (۱) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ اول مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۱۴۲۳ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۲) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ دوم مطبوعہ فروری ۲۰۰۳ء مطابق محرم ۱۴۲۵ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۳) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ سوم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۳ء مطابق شوال ۱۴۲۵ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۴) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ چہارم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۵ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۵) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ پنجم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۶ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۶) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ ششم مطبوعہ نومبر ۲۰۰۷ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۷) تذکرہ علماء و فقہاء خاندان اجتہاد حصہ ہفتم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۸ء مطابق شوال ۱۴۳۰ھ (قیمت: ۳۰ روپے)
- (۸) گلندہ مناقب (کلام خطیب اعظم قاتر جاسی، علامہ گہر جاسی و حسان الہند مولانا کمال جاسی) سرچہ مولوی حیدر علی مطبوعہ جولائی ۲۰۰۵ء مطابق جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باقر علیہ السلام، مولانا کلب حسین روڈ، چوک بکسٹو-۳، فون: 09335276180/0522-2252230

کلام زائرہ

(۱۵)

عزائے شاہ سے دل کو قرار آتا ہے
یہی وہ غم ہے جو بے اختیار آتا ہے
برائے نصرت شبیرِ رن میں خیمہ سے
پدر کے ہاتھوں پہ اک شیر خوار آتا ہے
گلوئے اصغر ناداں بچائے مولا
ستم کا تیر لئے بد شعار آتا ہے
گلے پہ تیر پڑا مسکرا دئے اصغر
اسی ادا پہ تو بابا کو پیار آتا ہے
ادب سے سر کو جھکائے ہے موج دریا بھی
لب فرات کوئی شہ سوار آتا ہے
سناں کلیجہ پہ کھا کر تڑپ رہا ہے کوئی
پسر کے پاس پدر بے قرار آتا ہے
تڑپ کے کہتی ہیں لیلیٰ کہ بیبو آؤ
نہا کے خون میں مرا گلخوار آتا ہے

کلام زائرہ

نکل کے فوج یزیدی سے حرقیب حسین
نظر جھکائے ہوئے شرمسار آتا ہے
برہنہ سر ہے جو بیٹی علیٰ کی صحرا میں
برائے پردہ زینب غبار آتا ہے
لپٹ کے روضہ اقدس سے شامہ والا کے
جو بے قرار ہیں ان کو قرار آتا ہے
دوبارہ بہر زیارت میں جاؤں مولا کی
یہی خیال مجھے بار بار آتا ہے
میں اپنے نوے سناتی ہوں اپنے مولا کو
اسی طرح مرے دل کو قرار آتا ہے



دبستان خاندان اجتہاد اور اس کے فقہاء، علماء، شعراء اور ادباء وغیرہم
کے تصاویر، سوانح حیات بلکہ اور بھی بہت کچھ معلومات کے لئے—

لاگ آن کریں / Log on
www.al-ijtihaad.com

کلام زائرہ

(۱۶)

لب پہ نام حسین آیا ہے
 دل نے آنکھوں سے خوں بہایا ہے
 آخری بار اپنے بچے کو
 ماں نے کیوں کر گلے لگایا ہے
 رن میں جرات کا اس کی کیا کہنا
 تیر کھا کر جو مسکرایا ہے
 گود میں جاؤ موت کی قاسم
 ماں نے دو لہا تمہیں بنایا ہے
 عصر کے وقت رن میں اک قاصد
 خط کو صغرا کے لے کے آیا ہے
 لاش اکبر پہ جا کے سرور نے
 اپنی بیٹی کا خط سنایا ہے
 بولے شہ کیا جواب دوں بیٹا
 تم کو ہمیشہ نے بلایا ہے

کلام ذرہ

پھر یہ قاصد سے بولے شاہ غریب
 ہم نے غربت میں گھر لٹایا ہے
 اپنے بے شیر کو ابھی ہم نے
 ننھی سی قبر میں سلایا ہے
 لوٹ کر اب وطن نہ آئیں گے
 اجڑے جنگل کو اب بسایا ہے
 لاش شہ پر کہا سیکہ نے
 کس نے خوں آپ کا بہایا ہے
 آپ کے بعد اے مرے بابا
 ظالموں نے بہت ستایا ہے
 کیوں نہ قسمت پہ اپنی ناز کروں
 مجھکو مولا نے پھر بلایا ہے
 زائرہ کربلا پہنچ کے مجھے
 اپنی ماں کا خیال آیا ہے



کلام ذرہ

(۱۷)

کرب و بلا میں لٹ گیا زہراً کا گھر تمام
 سید مسافروں کا ہوا رن میں قتل عام
 سیدانیاں نکلتی ہیں حکم امام سے
 دشت بلا میں جائیں کدھر جلتے ہیں خیام
 اب وقت عصر نزع اعدا میں ہیں حسینؑ
 آواز کس کو دیں پئے نصرت شہِ انام
 کوئی نہیں جو آئے مدد کو حسینؑ کی
 اک شام تشنہ کام پہ لاکھوں کا اڑدھام
 ہو کر شہید جونؑ کو یہ مرتبہ ملا
 نورانی اس کی لاش ہے جو تھا سیاہ قام
 سوکھی زبان اپنے لبوں پر پھرائی ہے
 بچے کو کوئی دے دے ترس کھا کے ایک جام
 مغربی وطن میں کہتی تھیں کچھ بھی نہیں خبر
 میرے مسافروں نے کیا ہے کہاں قیام

کلام زائرہ

فرقت میں باپ کی مجھے آتا نہیں قرار
 پہنچا دو اے ہواؤ مرا آخری سلام
 بس جلد اپنے پاس بلا لیجئے مجھے
 بابا سے میرے جا کے یہ کہنا مرا پیام
 بھیا نہ جھکو لینے کو آئے ابھی تلک
 در پرکھڑے کھڑے مری ہوتی ہے صبح و شام
 زنداں میں ماں یہ لاش سیکنہ سے کہتی تھی
 کیوں میری جاں خموش ہو کچھ تو کرو کلام
 کیوں جا رہی ہو چھوڑ کے مادر کو بے قرار
 کیا تم کو لینے آئے جناں سے شہِ انام
 سن کر خبر بشیر سے قتل حسینؑ کی
 کہرام ہے مدینے میں روتے ہیں خاص و عام
 اے زائرہ ضرور دعا ہوگی یہ قبول
 وقت اخیر لب پہ ہو مشکل کشا کا نام



کلام زائرہ

(۱۸)

آئے سوئے کرب و بلا فاطمہ
 ہے مصیبت میں آل عبا فاطمہ
 ہاتھ کٹوا کے سقائے اہل حرم
 تشنہ لب سوئے کوڑ گیا فاطمہ
 اکبر نوجواں کے سناں جب لگی
 گر پڑے رن میں شاة حدی فاطمہ
 ایک قطرہ نہ پانی کسی کو ملا
 قتل پیاسا ہی سب کو کیا فاطمہ
 ایک شب کا تھا دولہا یتیم حسن
 وہ بھی پامال رن میں ہوا فاطمہ
 تیر بے شیر کے حلق پر جب لگا
 عرش اعظم بھی تھرا گیا فاطمہ
 لاش سروڑ کی پامال ہوتی رہی
 ظلم ڈھاتے رہے اشقیاء فاطمہ

آئے دیکھئے جلتی رہتی پہ ہیں
 دشت میں آپ کے دلربا فاطمہ
 بے ردا شام غربت میں اہل حرم
 بے کفن شاہ کرب و بلا فاطمہ
 حال زنب کا دیکھیں تو آکر ذرا
 سر سے چھینی گئی ہے ردا فاطمہ
 دشت میں وا حسینا کا اک شور ہے
 بیٹیاں کر رہی ہیں بکا فاطمہ
 قید ہو کر گئیں آپ کی بیٹیاں
 چمن گئیں چادریں گھر جلا فاطمہ
 واہ میں سر شہیدوں کے نیزوں پہ ہیں
 اس طرح سے چلا قافلہ فاطمہ
 طوق و زنجیر میں ایک پیار ہے
 بیٹیاں کر رہی ہیں بکا فاطمہ
 اک اداسی جہاں میں ہے پھیلی ہوئی
 دل پہ چھائی ہے غم کی گھٹا فاطمہ

رخصت شاة دین کا ہے دل پہ اثر
رو رہے ہیں سب اہل عزا فاطمہ

الوداع الوداع اے شہید جفا

الوداع ختم ہے اب عزا فاطمہ

حق الفت نہ ہم سے ادا ہو سکا

بخش دیجئے ہماری خطا فاطمہ

نزع کے وقت لب پر ہو نام علی

زارہ کی یہی ہے دعا فاطمہ



ہندوستان میں شیعیت کی تاریخ

مصنف: ادیب اعظم مولانا سید محمد باقر حسن، کراچی

وصیت نامہ حضرت غفران مآب

ترجمہ: امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسی جاسی

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامہ غفر مآب، مولانا کلب حسین روڈ، پتوں، لکھنؤ-۳ فون: 09335276180/0522-2252280

قیمت: 30/-

کلام زائرہ

(۱۹)

کیوں شام کے زندان میں اک حشر پچا ہے

کیا دختر شہ نے سفر خلد کیا ہے

زندان میں آیا ہے سر شاة شہیداں

سر پٹنتی ہیں بیبیاں کہرام پچا ہے

منہ رکھ کے سر شہ پہ وہ جنت کو سدھاری

ماں سے کوئی شکوہ ہے نہ بابا سے گلہ ہے

مادر نے کہا جاتی ہو کیوں چھوڑ کے مجھ کو

ماں صدقہ ہو بتلاؤ تو کیا میری خطا ہے

کانوں سے لہو بہتا ہے رخسار میں نیلے

مرنے پہ بھی ظاہر ستم جور و جفا ہے

لینے کے لئے آگئے تم کو شہ والا

لو جاؤ سدھارو کہ نگہبان خدا ہے

تاریکی تربت سے نہ گھبرانا مری جاں

داوی کی تو چادر کا کفن تجھ کو ملا ہے

کلام زائرہ

(۲۰)

زینبؑ نے کی ہے حق سے دعا کربلا کے بعد
 گھر گھر میں ہو رہی ہے عزا کربلا کے بعد
 قربانی حسینؑ کا ایسا ہوا اثر
 کعبہ سیاد پوش ہوا کربلا کے بعد
 زینبؑ نے شام میں صف ماتم بچھائی ہے
 قائم ہوئی ہے رسم عزا کربلا کے بعد
 اب تک علم ہے مشک سیکنہ لئے ہوئے
 اونچا ہوا ہے نام وفا کربلا کے بعد
 کھا کر گلے پہ تیر ستم مسکرا دیا
 ایسا نہ اک صغیر ملا کربلا کے بعد
 تشنہ دہن شہیدوں کو پانی نہ مل سکا
 پیاسوں کو رو رہی ہے گھٹا کربلا کے بعد
 خون جان مصطفیٰؐ کا بہا جس زمین پر
 مٹی بنی وہ خاک شفا کربلا کے بعد

کلامِ ذارہ

ہیں بیڑیاں پیروں میں تو زنجیر کمر میں
 سجاد نے ہمیشہ کو یوں دفن کیا ہے
 ارمان بہت تھا تمہیں گھر جانے کا بی بی
 اب گھر ہی تمہارا یہی زندان بلا ہے
 اے زائرہ آئے ہیں سرہانے مرے مولا
 تربت میں زیارت کا شرف مجھ کو ملا ہے



نور ہدایت فاؤنڈیشن سے جلد ہی منظر عام پر آنے والی کتابیں

اسلامی عقیدے (حصہ اول، ہندی) قیمت: -/140

مصنف: آیۃ اللہ العظمیٰ موسیٰ لاری مدظلہ الشریف

صراط سکون قیمت: -/100

مصنف: ڈاکٹر سید رضا حسین رحمہ اللہ

ناشر: نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفر امامؑ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ-۳

فون: 09335276180/0522-2252230

کلامِ ذارہ

کوفہ کی راہ میں کبھی بازار شام میں
در در پھری ہے آل عبا کربلا کے بعد

قصر یزید اب ہے نہ تخت یزید ہے

شاہی کا ہر نشان مٹا کربلا کے بعد

بعد یزید کوئی بھی جرأت نہ کر سکا

بیعت کا نام اٹھ نہ سکا کربلا کے بعد

پھر زائرہ کو اے مرے مولا بلائیے

چوموں در امام رضا کربلا کے بعد



مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے کتابیں چھپوائیں

(۱) معصومین اور شہدائے کربلا کے سوانح

(۲) اعمال اور دعاؤں کے مجموعے

(۳) قصیدے، سلام، نوحے اور مرثیوں کے مجموعے

خدمت کے لئے نورہ اہیت فاؤنڈیشن حاضر ہے

امامباڑہ غفرانمآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ-۳

فون: 09335276180/0522-2252230

کلام زائرہ

(۲۱)

یہ مرتبہ یدِ قدرت سے پایا زینبؑ نے

چراغِ دین محمدؐ جلایا زینبؑ نے

نثار کر دئے بھائی پہ اپنے لختِ جگر

جہاں کو درسِ محبت سکھایا زینبؑ نے

کیا ہے بیٹوں کی لاشوں پہ شکر کا سجدہ

کچھ ایسا صبر و تحمل دکھایا زینبؑ نے

تڑپ کے ہر گئی مقتل میں بعد قتلِ حسینؑ

گلے سے بھائی کا لاشہ لگایا زینبؑ نے

لگی جو آگِ قاتلوں میں ہو گئیں مضطر

بھڑکتے شعلوں سے سب کو بچایا زینبؑ نے

اٹھا کے لائی ہیں عابد کو اپنے کاندھوں پر

کچھ ایسے بارِ امامت اٹھایا زینبؑ نے

ردا چھنی تو بھد یاس دیکھا سوائے فرات

نہ بد دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا زینبؑ نے

کلام زائرہ

چھنیں جو بالیاں تیورا کے گر پڑی بچی
 سیکڑے بی بی کو دل سے لگایا زینب نے
 دیار شام میں چھایا ہے ایک سناٹا
 علی کے لہجے میں خطبہ سنایا زینب نے
 لرز گئے درودیوار شام و کوفہ کے
 جلال حیدری جس دم سکھایا زینب نے
 علی کی بیٹی ہوں نانا مرے رسول خدا
 دیا ہے حق نے جو رتبہ بتایا زینب نے
 بتایا مقصد قربانی حسین غریب
 جہاں سے ظلم یزیدی مٹایا زینب نے
 دکھا کے زائرہ کو ارض کربلا و نجف
 پھر اپنا روضہ انور دکھایا زینب نے



قطعہ تاریخ اشاعت کلام زائرہ

از قلم محترمہ بنت زہر القوی ندوی البندی

مطبعہ جلد الہر اعظم الکاتب بدایع لکھنؤ

فکر تاریخ اشاعت جب ہوئی تب ندوی نے لکھ دیا بے اختیار
 سبط پیغمبر کے غم کا ہے یہ حال نوحہ جات مرضیہ ہیں زار زار

۲۰۰۹ء